# بہنو اور بیٹیو!

جناب میاں طفیل محمد صاحب امیر جماعت اسلامی پاکستان

(یہ جامع پیغام میاں طفیل محمد امیر تحریکِ اسلامی پاکستان منصورہ لاہور، نے مدرسۃ السلفیہ للبنات فیصل آباد کی سالانہ تقریب کے لیے بھجوایا ہے)

مجھے یہ معلوم کرکے دلی مسرت ہوئی کہ مدرسہ سلفیہ للبنات فیصل آباد، دو اپریل کو اپنا اٹھارھواں سالانہ اجتماع عام منعقد کر رہا ہے جس کی آخری نشست کو "خاتون کانفرنس" کی شکل دی جا رہی ہے اور اس میں ملک بھر سے ہزاروں مسلمان خواتین شریک ہو رہی ہیں۔ میں اِس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنی پاکستانی مسلمان بہنوں سے پاکستان کے موجودہ حالات میں مسلمان خواتین کے فرائض کے سلسلے میں چند گذارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے اُمید ہے کہ میری دینی اور ایمانی بہنیں ان پر غور فرمائیں گی اور اِس سلسلے میں اپنا تاریخ ساز کردار ادا کریں گی۔

میری دینی بہنو اور بیٹیو! میں سب سے پہلے آپ کی توجہ حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل ارشاد گرامی کی طرف دلاتا ہوں۔

ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبمحمد رسولاً و بالاسلام دینا۔

یعنی ایمان کا مزا چکھا اُس شخص نے جو راضی ہوگیا اس پر کہ اللہ ہی اس کا رب ہو

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس کے رہنما ہوں اور اسلام ہی اس کا طریق زندگی ہو۔"

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جس شخص نے اسلام کو برضا و رغبت اور مکمل طور پر اپنا طریق زندگی اور حضور نبی کریم کو اپنی زندگی میں رہبر و رہنما نہیں بنایا وہ اسلام اور ایمان کے مزے تک سے ناآشنا ہے۔ اس نے دین کا ذائقہ تک نہیں چکھا۔

گویا مسلمان ہونے کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص پورے شعور کے ساتھ یہ فیصلہ کرے کہ دنیا میں خدائی، فرمانروائی اور آقائی کے جتنے بھی مدعی پائے جاتے ہیں، ان میں سے صرف ایک رب العالمین ہی بلاشرکت غیرے اطاعت و فرمانبرداری کا مستحق ہے۔ باقی سب کی فرمانبرداری اس کے تابع ہے۔ اس کے سوا جس ہستی کا بھی یہ دعویٰ ہے کہ آدمی ان کی مرضی کی پیروی کرے، ان کے احکام بجا لائے اور اپنی شخصیت کو اُن کے تابع کرے، ان سب میں سے صرف ایک اللہ ہی کی ہستی ایسی ہے جس کے آگے بلاچوں وچرا سر تسلیم خم کرنا چاہیے اور وہی ذات گرامی ہے جس کی مرضی کی اُسے غیر مشروط پابندی اور جس کی رضا کی اُسے ہر حال میں تلاش کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ مسلمان ہونے کے معنی یہ ہیں کہ دنیا میں زندگی گزارنے کے مختلف طریقوں کے درمیان آدمی یہ فیصلہ کرلے کہ اُسے صرف وہی طریقِ زندگی پسند ہے جس کو اسلام نے دُنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ دوسرے کسی طریقے کو اسلام پر ترجیح دینا تو درکنار، اس کی طرف کوئی رغبت اور میلان بھی اس کے دل میں نہ ہو۔ وہ اسلام ہی کو سچے دل سے صحیح طریق زندگی تسلیم کرے۔ اسی طرح مسلمان ہونے کے لیے یہ بھی لازم ہے کہ دنیا میں انسان کی رہبری و رہنمائی کے جتنے بھی دعویدار گزرے ہیں یا آج پائے جاتے ہیں، ان سب کے درمیان ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو وہ اپنی رہنمائی اور ہدایت کے لیے چن لے اور وہ یہ فیصلہ کرلے کہ اُسے بس نبی آخرالزماںؐ ہی کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا ہے۔

جو شخص اس طرح اللہ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رہنما تسلیم کرے وہ شخص صحیح اور سچا مسلمان ہے اور ایسے شخص کی دوسری صفت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتائی ہے کہ وہ اپنی خواہشاتِ نفس تک کو اس شریعت کے تابع کردے گا

جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں ۔ پھر جہاں اور جس معاملے میں اللہ اور رسول کا کوئی حکم موجود ہو وہاں وہ یہ نہیں کہتا اور کہہ سکتا کہ اس بارے میں میری یہ رائے ہے اور یہ پرانی بات اب نہیں چل سکتی ۔ جس شخص کا یہ رویہ ہو اُس کے متعلق سمجھ لینا چاہیے کہ وہ حقیقت میں اسلام پر ایمان ہی نہیں لایا ہے ۔ وہ اسلام کا دعویٰ کرتا ہے تو غلط کرتا ہے ۔ حقیقی ایمان یہ ہے کہ انسان اپنی پسند کو، اپنی خواہشات کو، اپنے جذبات کو، اپنے خیالات، نظریات اور رسم و رواج سب کو پوری طرح اسلام کے ماتحت اور اس کے تابع کر دے ۔

خواتین محترم! اس دین اسلام کے مخاطب جس طرح سے مرد ہیں اُسی طرح سے عورتیں بھی اس کی مخاطب ہیں ۔ چنانچہ میں یہاں موجود خواتین اور اپنی تمام بہنوں اور بیٹیوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی شخصیتوں کو مردوں کی شخصیتوں کی تابع مہمل نہ بنا دیں ۔ نہ اپنے دین کو مردوں کے حوالے کر کے بیٹھ جائیں ۔ اسلام کی رُو سے عورتیں مردوں کا ضمیمہ نہیں ہیں ۔ وہ مردوں سے الگ اور اپنی مستقل شخصیت رکھتی ہیں اور قرآن کہتا ہے کہ جو مرد کریں گے وہ بھریں گے اور جو عورتیں کریں گی وہ بھریں گی ۔ عورتوں کو بھی مردوں ہی کی طرح فرداً فرداً خدا کے روبرو پیش ہونا اور اپنے اعمال و افعال کا حساب دینا ہو گا ۔ ہر عورت قیامت کے روز اپنی قبر سے اُٹھے گی، اپنے باپ یا شوہر یا بھائی کی قبر سے نہیں اُٹھے گی ۔ اپنے اعمال کا حساب دیتے وقت کوئی عورت یہ کہہ کر بری الذمہ نہ ہو سکے گی کہ میں اپنے کنبے کے مردوں کے پیچھے چلتی رہی ۔

لہٰذا میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ سب اپنے طریقِ زندگی اور تمام طور طریقوں کا خود جائزہ لیں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور طریقے کے مطابق ہیں یا نہیں؟ اور اگر خدانخواستہ اُن سے کہیں انحراف پایا جاتا ہو تو بلا تاخیر اصلاحِ احوال کی کوشش کریں ۔ اس بارے میں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ اسلام غیر مشروط اور کلی اطاعت کا طالب ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ:

ادخلوا فی السلم کافۃ ۔ اسلام میں پورے کے پورے اپنے سب کچھ سمیت

داخل ہو۔"

وہ جزوی یا آدھی پونی اطاعت پر راضی نہیں ہے۔ واضح بات ہے کہ جب کوئی انسان اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کردہ راہ سے ہٹ کر کوئی اور راہ اختیار کرے گا وہ اسلام سے ہٹ کر کسی اور راستے پر پڑ جائے گا۔

اب میری ان گذارشات کی روشنی میں جو محترم خواتین سوچ سمجھ کر اسلام کو اپنی زندگی کا مکمل طریق حیات بنانے کا فیصلہ کریں انہیں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کو عملاً کیا کام کرنے چاہئیں۔

آپ کا پہلا کام یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنی زندگیوں اور رہن سہن کو اسلام کا نمونہ بنائیں۔ آپ میں سے ہر ایک اپنی زندگی کا بے لاگ محاسبہ کرے کہ اس میں جاہلیت کا کوئی اثر تو نہیں پایا جاتا۔ اور اگر ایسے کوئی اثرات آپ اپنی زندگیوں میں پائیں تو ان سے اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کی فکر کریں۔ اپنے خیالات کو، اپنے طرزِ معاشرت کو، اپنے اخلاق کو اور اپنے پورے طرزِ عمل کو دینِ اسلام کے مطابق ڈھالیں۔ ہر ایک سے پیار، محبت، اخلاق، ملنساری اور انکساری سے پیش آئیں۔ چغلی، بدگوئی، غیبت، فضول و بے کار باتوں سے پرہیز کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حُسنُ الاسلام المرءِ ترکہٗ ما لا یعنیہ یعنی انسان کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ وہ لایعنی اور فضول باتوں سے پرہیز کرے۔

آپ کا دوسرا کام یہ ہے کہ آپ اپنے گھروں کی فضا کو درست کریں۔ اس فضا میں پرانی جاہلیت کی جو رسمیں چلی آ رہی ہیں یا جدید دور کے جو واہیات طریقے اور فیشن آپ کے گھروں میں داخل ہو گئے اور ہو رہے ہیں، ان سب کو نکال باہر کریں۔ روشن خیالی کے زعم میں بعض خواتین مغربی تہذیب کے بُرے اثرات کو ترقی یافتہ ہونے کی علامت سمجھ کر قبول کر رہی ہیں۔ آپ کا کام یہ ہے کہ ہندوانہ رسم و رواج کو بھی اور جدید مغربی تہذیب کے حیا سوز فیشنوں کو بھی اپنے گھروں میں گھسنے نہ دیں۔ اسلام نے جس سادہ طرزِ معاشرت کی تعلیم دی ہے اس کو بلا خوف و خطر اپنائیں۔ سادہ زندگی اور کفایت شعاری کو اپنی عادت بنائیں اور قناعت کی صفت کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ اس کے بغیر ہم اپنے

ملک اور قوم کو رشوت، خیانت، مہنگائی اور عام بد دیانتی کی وبا سے نجات نہیں دلا سکتے۔

آپ کا تیسرا کام یہ ہے کہ اپنے بچوں کو اسلامی طرز پر تربیت دیں۔ میرے نزدیک وہ بچے بڑے بدقسمت ہیں جن کے کانوں میں صبح کے وقت قرآن کی آواز نہیں پڑتی۔ وہ اپنے گھر کے لوگوں کو نماز پڑھتے نہیں دیکھتے۔ آپ کو اس فکر میں لگ جانا چاہیے کہ آپ کے گھر والوں کی معاشرت میں اور زندگی کے مختلف معمولات میں اسلام نمایاں طور پر نظر آئے۔ آپ کے بچے اپنی آنکھوں کے سامنے اسلامی زندگی کو چلتا پھرتا دیکھیں، وہ ہر چیز میں اسلام کا مزہ چکھیں اور اس سے اثر قبول کریں۔ اُن کے کانوں میں بار بار خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں پڑیں۔ وہ دن میں پانچ مرتبہ گھر میں نماز کا منظر دیکھیں، پھر وہ اپنی فطرت کے تحت بڑوں کی تقلید کریں اور انہیں نماز پڑھتا دیکھ کر خود بخود نمازی بن جائیں۔ وہ توحید کا پیغام ماں کی آغوش سے ہی سنیں، عبادت کا مفہوم سمجھیں، اسلام کا نقش اُن کے دلوں پر قائم ہو، ان کی عادات اور ان کے اطوار درست ہوں، ان کے اندر اعلیٰ اسلامی ذوق پیدا ہو۔ غرضیکہ مسلمان عورتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے گھروں اور گودوں کو صحیح معنوں میں مسلمان بنائیں تاکہ ان میں وہ مسلمان نسل پروان چڑھے جو پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی نظریاتی مملکت بنا سکے۔

آپ کا چوتھا کام یہ ہے کہ اگر آپ کے گھر کے مرد مثلاً باپ، بھائی، بہنیں، شوہر، بیٹے یا دوسرے اعزہ اسلام کے سوا کسی اور راہ پر چل رہے ہیں تو اُن کو بھی اسلام کی طرف بلائیں۔ واقعہ یہ ہے کہ عورتیں مردوں پر بہت گہرے اثرات ڈالتی اور ڈال سکتی ہیں۔ مسلمان عورت اگر ڈٹ جائے کہ اس گھر میں معاشرت اسلامی ہوگی جس میں نماز ہو، روزہ ہو، پرہیزگاری اور حسنِ اخلاق ہو، خدا کا خوف اور اسلامی آداب و تہذیب کا لحاظ ہو اور اس گھر میں کوئی حرام کمائی کی شے داخل نہیں ہوگی، خواہ فاقہ ہی کیوں نہ کرنا پڑے، تو آپ کی آنکھوں کے سامنے مردوں کی زندگیاں بدلنے لگیں گی۔ ہر ایک مسلمان بیوی اگر صاف صاف واضح کر دے کہ اسے حرام کی کمائی سے سجائے ہوئے ڈرائنگ روم پسند نہیں۔ رشوت کے روپے سے عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنا گوارا نہیں، بلکہ وہ حلال کی محدود کمائی میں روکھی سوکھی

روٹی کھا کر جھونپڑے میں سادہ زندگی گذارنے کو ترجیح دے گی تو ہمارے معاشرے سے حرام خوری کے بہت سے اسباب بلا تاخیر ختم ہو جائیں گے اور رائج الوقت بے شمار خرابیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس طرح اگر آپ سب اصلاح احوال کی مہم شروع کر دیں تو آپ اپنے اعزہ و اقربا، اپنے خاندان کے لوگوں، اور اپنے میل ملاپ رکھنے والے گھرانوں کو بھی بہت سی خرابیوں سے بچا سکتی ہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ اچھے طریقے سے اپنے عزیزوں اور ملنے جلنے والوں کے سامنے جاہلیت کے طریقوں پر تنقید کریں، انہیں اسلام کے احکام سمجھائیں، ان کو اسلام کے حدود سے آگاہ کریں اور خود بھی اسلامی حدود کی پابندی کر کے اپنا صحیح عملی نمونہ ان کے سامنے پیش کریں تو ہمارے معاشرے کا پورا ڈھانچہ درست ہو سکتا ہے۔

آپ کا پانچواں کام یہ ہے کہ آپ میں سے جو خواتین تحریر کی صلاحیت رکھتی ہوں وہ اخبارات اور دوسرے ذرائع ابلاغ مثلاً ریڈیو اور ٹی۔وی کے پروگراموں پر نظر رکھیں اور ان میں جو پروگرام یا جو چیز خلاف اسلام پائیں ان پر تنقید کریں۔ ذرائع ابلاغ کے ذمہ داروں اور اخبارات کے ایڈیٹروں کے نام خطوط لکھیں اور ان کے پروگراموں اور کالموں کے ذریعے جو فحاشی پھیلائی جا رہی ہے اس کے خلاف احتجاجی مراسلات و مضامین لکھ کر انہیں بھیجیں۔

سب سے آخری بات میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مغرب زدہ خواتین کا ہر میدان میں تعاقب کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔ وہ اسلامی احکام و اقدار کے خلاف کوئی قرارداد پاس کریں تو آپ اس کے مقابلے میں مسلمان خواتین کی تنظیموں کی طرف سے دس قراردادیں پاس کر کے اخبارات کو بھجوائیں۔ وہ اس سلسلے میں کوئی جلسہ کریں یا جلوس نکالیں تو آپ بھی شریعت کی حدود کے اندر رہتے ہوئے ان سے بڑا جلسہ کریں اور بڑا منظم اور مؤثر جلوس نکالیں اور حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ مٹھی بھر مغرب زدہ خواتین کے آگے ہتھیار ڈال کر خدا اور اس کے فرمانبردار بندوں کو غضب ناک کرنے سے باز رہے۔ اسے ان چند بگڑی ہوئی خواتین کا نہیں ان کروڑوں صاحب ایمان مسلمان خواتین

کے جذبات و احساسات کا پاس و لحاظ رکھنا چاہیے جو ان سے اور ان کے خیالات سے کوئی تعلق نہیں رکھتی ہیں۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ اس طرح اپنے آپ کو منظم کر کے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں گی تو آپ وطن عزیز میں غلبہ اسلام کی راہیں ہموار کر کے اللہ تعالےٰ کے ہاں بے انتہا اجر پائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو بہترین عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

---

## ادارہ کے کرم فرماں سے ضروری التماس

- براہ مہربانی ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ وی۔پی۔پی واپس نہ کریں۔ خریداری یا آرڈر منسوخ کرانا ہو تو قبل از وقت مطلع فرمائیں۔ وی۔پی۔پی واپس کرنا ایک اخلاقی کمزوری ہے۔ اور اس سے ادارہ کو نقصان ہوتا ہے۔
- ادارہ سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

شکریہ

مینجر ادارہ ترجمان القرآن

اچھرہ۔ لاہور